AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

امام احمد رضا خان کی منظوم سیرت میں جسمانی معجزات کا تحقیقی مطالعہ

"AN ANALYTICAL STUDY OF THE PHYSICAL MIRACLES IN IMAM AHMED RAZA KHAN'S POETIC SEERAH"

Faqir Hussain
PhD Scholar Islamic Learning
University of Karachi, Karachi
faqirhussain9926@gmail.com

Abstract

This study explores the depiction of the physical miracles of the Prophet Muhammad ﷺ in the poetic biography authored by Imam Ahmed Raza Khan (1856–1921), particularly in his celebrated work Hadaiq-e-Bakhshish. *Imam Ahmed Raza Khan, a prominent Islamic scholar, jurist, and poet of South Asia, employed the medium of devotional poetry to highlight the miraculous aspects of the Prophet's life, not merely as narratives of extraordinary events but as theological affirmations of prophethood. Through a close textual analysis, this research examines how Imam Ahmed Raza poetically portrays miracles such as the flowing of water from the Prophet's blessed fingers, the speech of inanimate objects, the healing of the sick, and the obedience of natural elements. These depictions are not only framed as historical testimonies drawn from classical sources of hadith and seerah, but also as literary devices to inspire faith, devotion, and reverence among the Muslim community.*

The research further reveals that Imam Ahmed Raza's poetic discourse on miracles synthesizes theological precision with artistic eloquence. By presenting miracles in measured rhythm and metaphorical richness, he constructs an image of the Prophet ﷺ that transcends ordinary perception and firmly situates him as the "Mercy to the Worlds." The study concludes that such poetic renderings serve both didactic and devotional functions: they reaffirm belief in the supernatural attributes granted by God to His Messenger while simultaneously cultivating love and spiritual attachment in the hearts of believers.

Keywords: Imam Ahmed Raza Khan, Hadaiq-e-Bakhshish, Prophetic Miracles, Poetic Biography, Islamic Devotional Literature

سیرتِ طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو شعری قالب میں پیش کرنا اردو ادب کی ان منفرد روایات میں سے ہے جس نے نہ صرف عشقِ رسول ﷺ کے جذبات کو تقویت بخشی بلکہ علمی و ادبی سطح پر بھی ایک نئی جہت متعارف کروائی۔ امام احمد رضا خان بریلویؒ (1856–1921) برصغیر کے ان ممتاز علماو شعرا میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی منظوم تخلیقات میں نعتیہ ادب کو علمی گہرائی، دینی وقار اور ادبی نزاکت سے مزین کیا۔ ان کی منظوم سیرت نگاری کا ایک اہم پہلو حضور اکرم ﷺ کے معجزات کی عکاسی ہے، جنہیں انہوں نے دلکش شعری اسلوب میں پیش کر کے اردو ادب کو ایک نیا سرمایہ عطا کیا۔ خصوصاً جسمانی معجزات، جیسے شقِ صدر، شقِ قمر، انگشتِ مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہونا، اور کفِ دستِ مصطفی ﷺ سے شفایابی جیسے واقعات کو امام احمد رضا خان نے نہ صرف روایت کے وفادارانہ انداز میں بیان کیا بلکہ شعری حسن اور فنی مہارت کے ذریعے قاری کے دل پر ایک روحانی اثر بھی قائم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی منظوم سیرت نہ صرف ادبی تحقیق کے قابل ہے بلکہ سیرت نگاری کے اس اسلوب میں معجزات کے بیان کو ایک مستقل باب کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔

دست اقدس کے معجزات

امام احمد رضا خاں، نبی کریم ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے مختلف معجزات اور دوسرے کئی ایک خرق عادت واقعات کو منظوم کر رہے ہیں جو قرآن و حدیث اور سیرت کی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ "ہاتھ میں" کے، ردیف سے پوری ایک نظم حدائق بخشش کی زینت ہے۔ امام مذکور نے ہاتھ مبارک سے صادر ہونے والے سیرت طیبہ کے اس نادر معجزے کو شعری پیرائے میں اتار کر کے یوں قارئین تک پہنچایا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہے لب عیسٰی سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شریں مقالی ہاتھ میں

لغوی توضیح

لب: ہونٹ، عیسی: عیسی علیہ السلام یا کامل طبیب، جاں بخشی: جان پڑ جانا۔ جان عطا ہونا، نرالی: امتیازی۔ انوکھی، سنگریزے: چھوٹے چھوٹے کنکر، شریں: میٹھی، مقالی: مقال۔ عمدہ کلام۔

مباحث سیرت

زیر بحث شعر کے پہلے مصرعے میں شاعر موصوف لکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے "قم باذن اللہ" کے الفاظ کے ساتھ جانیں عطا کرنے سے بھی عجیب، نبی علیہ السلام کے ہاتھوں سے صادر ہونے والے معجزات ہیں۔ قرآن میں جہاں عیسیٰ علیہ السلام سے زندگیاں بخشنے کے دلائل وارد ہیں، شرح میں بعنیہ آخری نبی ﷺ سے بھی ایسے خرق عادات واقعات ثابت ہیں، جب اللہ پاک نے ان سے بھی مردوں کو زندہ کروایا۔[1] اگر عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے حکم جاری کروا کر بے جان کو جان دے دی جاتی تھی تو ادھر یہ کمال آخری نبی ﷺ کے ہاتھوں میں رکھ دیا گیا۔ پتھر بھی ان ہاتھوں سے مس ہو جاتے تو زندگی پا کر حق کی گواہی دینے لگتے۔

مزید برآں امام موصوف یہ پہلو بھی لائے ہیں کہ رسول ہاشمی ﷺ جو طبیب کامل ہیں، کے لبہائے مبارکہ میں جانیں عطا کرنے کی عجب خاصیت پائی جاتی ہے کہ بے جان پتھر بھی زندگی پا کر عمدہ کلام یعنی کلمہ طیبہ پڑھنے لگتے ہیں۔

کنکریوں کا ہاتھوں میں تسبیح کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

> "آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں سات کنکریاں تھیں جو تسبیح پڑھ رہی تھیں، یہاں تک کہ ان سے رونے کی آواز آنے لگی۔ پھر وہ کنکریاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیں تو ان سے تسبیح جاری ہوئی، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیں تو ان سے تسبیح سنائی دی، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں بھی آئیں تو ان سے تسبیح جاری تھی۔"[2]

ان ہاتھوں میں پتھر بھی احساس شعور پا لیتے ہیں، اور قربت نبوت پا کر رونے لگتے ہیں۔ پھر ان بے جان کنکریوں سے اللہ کے ذکر کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ یہ تسبیح کی آوازیں ہی دراصل نبوت کا اعجاز ہیں جنہیں شاعر موصوف نے "شریں مقالی" کہا ہے۔

یا لکیروں میں ید اللہ خط سرو آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

لغوی توضیح

یداللہ: اللہ کا ہاتھ، خط: تحریر، سرو: ایک درخت، آسا: مانند۔ سرو کے درخت کی طرح سیدھا، راز: خفیہ بات۔ بھید

مباحث سیرت

---

(1)۔۔الشامی، محمد بن یوسف صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1993ء، 14/10۔

(2)۔۔قسطلانی، المواہب اللدنیۃ، قاہرہ، س:ن، 262/2۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

شاعر سیرت نگارنے " يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِم "(3) کی آیت کے اقتباس و تلمیح سے مبارک ہاتھوں میں بنی قدرتی لکیروں کو اللہ پاک کی جانب سے ایسے راز کہا، جو بظاہر تو سیدھی لکیریں ہیں جب کہ اصل میں یہ حروف مقطعات کی طرح اللہ اور اس کے رسول کے درمیان رازدارانہ بات چیت ہے۔ تمثیل ہے کہ سرو آسا (سرو کے درخت کی طرح سیدھی لکیریں) اس بات کا اشارہ ہیں کہ یہ ہاتھ محض ہاتھ نہیں، قدرت الٰہی کے سربستہ راز ہیں۔ ان ہاتھوں میں اللہ پاک نے اتنی طاقت رکھی ہے کہ تقدیر بدل سکتے ہیں۔

ہاتھ پھیر کر ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست فرمادینا

حضرت براء بن عازب (رضی اللہ عنہ) احوال بتلاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی (کے قتل) کے لیے چند انصاری صحابہ کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک (رضی اللہ عنہ) کو ان کا امیر بنایا۔ یہ ابو رافع نبی کریم ﷺ کو تکالیف دیا کرتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ بالآخر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اس کافر کو قلعے میں جا کر قتل کر دیا۔ نہایت جرات و بہادری اور پوری ذمہ داری کے ساتھ اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ پھر جب واپس پلٹے تو زینہ سے اترتے وقت اندھیرے میں اچانک گر گئے، ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اب ٹوٹی پنڈلی لے کر خدمت نبی علیہ السلام میں حاضر ہو گئے۔

> ((فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة، ثمّ انطلقت حتّى جلست على الباب، فقلت: لا أخرج اللّيلة حتّى أعلم أقتلته، فلمّا صاح الدّيك قام النّاعي على السّور، فقال: أنعى أبا رافع تاجر أهل الحجاز فانطلقت إلى أصحابي، فقلت: النّجاء فقد قتل الله أبا رافع، فانتهيت إلى النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم فحدّثته، فقال: ابسط رجلك فبسطت رجلي فمسحها فكأنّها لم أشتكها قطّ.))(4)
>
> "اس طرح گرنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا اور آکر دروازے پر بیٹھ گیا۔ چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں آگے کرو میں نے پاؤں پھیلایا تو آپ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا اور پاؤں اتنا اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں مجھے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔"

دست مبارک پھرتے ہی فوراً پاؤں سے درد کا غائب ہو جانا اور صحت یاب ہو جانا حیرت انگیز معجزہ ہے۔ دنیا کی کوئی دوا اور کسی طبیب کا علاج اس قدر زود اثر ہو ہی نہیں سکتا کہ بغیر سرجری کے صرف ہاتھ پھیرنے سے ہی مرض جاتا رہے اور ناقابل برداشت تکلیف سے بھی نجات مل جائے۔ یہ ایک نبی کے ہاتھوں کی تاثیر ہی ہو سکتی تھی جس نے صحابی رسول کی امید کو ٹوٹنے نہ دیا۔ اور طبیبوں کے طبیب کے مبارک ہاتھوں کی کرامت کو ایمان والوں پہ ظاہر فرمادیا۔

صحابی رسول کا یقین کامل بھی عیاں ہوا کہ نبی علیہ السلام کو ان کے رب نے ضرور ایسی برکتیں عطا فرمارکھی ہیں کہ یہ ہر قسم کے دکھ اور تکلیف کا مداوا ہیں۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی یا پھوٹی ہوئی آنکھ سب ان کے ہاتھوں سے جڑ جاتی ہے۔

غزوۂ بدر اور اُحد میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ زخمی ہو کر رخسار پر لٹک گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دستِ مبارک سے اسے واپس جگہ پر رکھا اور دعا فرمائی، جس کے نتیجے میں وہ آنکھ پہلے سے زیادہ حسین اور تیز نظر والی ہو گئی۔[5] یہ اعجاز ان کی نسل میں بھی منتقل رہا اور وہ اسے اپنے فخر کے طور پر بیان کرتے تھے۔[6]

---

(3)۔۔سورۃ الفتح 10:48۔

(4)۔۔البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع، رقم الحدیث: 4039، بیروت، 1422ھ۔

[5] ابو نعیم، احمد بن عبداللہ اصفہانی، دلائل النبوۃ، دار النفائس، بیروت، 1406ھ، ص 483۔

[6] ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی، 1375ھ، 82/2۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

گرتوں کا سہارا ہونا

کبھی ان ہاتھوں سے کنکریاں کافروں کے لئے موجب شکست بنیں تو کبھی ان ہاتھوں سے ٹانگیں شفایاب ہوں۔ کبھی ان ہاتھوں سے مس ہو کر کھجور کی شاخ تلوار بنے اور کبھی ان ہی ہاتھوں سے استوان حنانہ کو تسلی و تشفی ملے۔ ہاتھ سے بظاہر لکڑی دیں مگر وہ ٹارچ بن جائے۔

عصائے	کلیم	آژدہائے	غضب	تھا	
گروں	کا	سہارا	عصائے	محمد	ﷺ

لغوی توضیح

عصائے کلیم: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی، اژدہائے غضب: موسیٰ علیہ السلام کا اژدھائے قہر، گروں: گرتے ہوؤں کا، سہار: امید-وسیلہ

مباحث سیرت

شاعر موصوف کہتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں میں موجود عصا یعنی "عصائے کلیم "فرعون کے جادو گروں کے لئے ایسا غضبناک اژدھا ثابت ہوا جس نے ان کی رسیوں کے جھوٹے سانپوں کو نگل لیا۔ یہ اژدھا ان کے لیے اللہ پاک کا غضب یعنی قہر ثابت ہوا۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھ تو گرتوں کے لئے سہارا تھے۔ نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں کو عصا کلیم سے تمثیل دے کر ان ہاتھوں سے بے سہاروں کا سہارا بننے کا خوب مضمون باندھا۔

مبارک ہاتھوں سے چھڑی کا روشن ہو جانا

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) کی مرویات سے مسند احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ اندھیری رات میں جب کہ موسم شدید تھا، حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کرنے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ اس رات بہت زوردار بارش ہوئی۔ نماز عشاء پڑھانے کے لیے نبی کریم ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ سے جب باہر تشریف لائے تو یکا یک اس قدر تیز بجلی چمکی، جس کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کی نظر حضرت قتادہ بن نعمان (رضی اللہ عنہ) پر پڑی، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا! اے قتادہ! اس اندھیری رات اور تیز بارش میں اس وقت تمہیں آنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ ﷺ! میرے علم میں تھا کہ آج نماز عشاء کی ادائیگی کے لئے بہت تھوڑے نمازی مسجد میں پہنچ پائیں گے۔ لہذا میں نے اسے محبوب جانا کہ میں نماز میں شریک ہو جاؤں۔ اس طرح انہیں رسول اللہ ﷺ کا قرب خاص مل جائے گا۔ اس پر نبی علیہ السلام نے ان سے فرمایا جب یہ نماز پڑھ لیں تو ٹھہرے رہیں، یہاں تک کہ خود رسول پاک ﷺ ان کے پاس سے گذریں۔

((لو جئت أبا سعيد قال فإذا صلّيت فاثبت حتّى أمرّ بك فلمّا انصرف أعطاه العرجون وقال خذ هذا فيضيء أمامك عشرا وخلفك عشرا...الخ))(7)

"چناچہ نماز پڑھانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرت قتادہ (رضی اللہ عنہ) کو ایک چھڑی عطا کی اور فرمایا یہ لو، یہ دس قدم تمہارے آگے اور دس قدم تمہارے پیچھے روشنی کرے گی۔"

یہ دست رسول اقدس ﷺ کا مبارک معجزہ ہے بظاہر لکڑی ہی تھی مگر اب صرف لکڑی نہیں، تیز روشنی دینے والی ٹارچ بن گئی۔ اک جانب عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی کھجور کی شاخ کو تیز دھار تلوار میں بدل سکتے ہیں تو دوسری جانب غزوہ خندق میں چٹان کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔

ہاتھ اٹھتے ہی قبولیت ظاہر ہونا

بارگاہ الٰہی میں بار بار ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرنا ایسی سنت ہے جس کا معمول متعدد کتب سیرت واحادیث سے عیاں ہے۔ اسے نظم میں ڈھال دینا، فن کی پختگی ہے۔

---

(7)۔۔احمد بن حنبل، مسند الامام احمد، مسند ابی سعید الخدری، رقم الحدیث:11624، بیروت، 2001ء۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

لغوی توضیح

سوئے آسماں: آسماں کی جانب، پھیلا: اٹھاکر، جل تھل: پانی پانی ہونا، صدقہ: عطا، پیارے: پیارے نبی ﷺ، درکار: ضرورت

مباحث سیرت

اس شعر میں نبی مکرم ﷺ سے موسوم ایک اور معجزہ کی طرف اشارہ ہے، جس میں آپ علیہ السلام کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے اور پھر دعا کی قبولیت ظاہر ہونے کا مکمل بیان ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے آخری نبی ﷺ کو یہ توفیق بھی دے رکھی تھی کہ جب بھی آپ اپنے سفید ہاتھ بارگاہ رب العباد میں اٹھاتے تو ہاتھوں کے نیچے آنے سے قبل ان کی مرضی کے عین مطابق برکت اتر آتی۔ آسماں سے اس قدر بارش نازل ہوتی کہ نالے بہنے لگتے۔ اب انہی باکرامت ہاتھوں کو اٹھا کر گناہگاروں کے حق میں بھی خیر و برکت کی دعا فرمادیجیئے، ہم گداؤں کو بھی سخیوں کے سخی کے در سے جنت کی خیرات سے نواز دیا جائے۔

جیساکہ بخاری میں ہے۔

بادل امڈ آئے

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قحط سالی اتر آئی۔ اور لوگ بے چین ہوگئے، لہذا ایک روز (جمعہ) نبی پاک ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک بدوی اٹھ کھڑا ہوا اور یوں پکارنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جانور ہلاک ہوگئے اور ہمارے اہل و عیال اناج کو ترس گئے۔ اللہ پاک سے ہمارے واسطے ابر رحمت کی دعا فرمائیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے دونوں ہاتھ (اپنے رب کے حضور) پھیلا دیئے، اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر دکھائی نہ دے رہا تھا۔

((أصابت النّاس سنةٌ على عهد النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم، ..."فرفع يديه، وما نرى في السّماء قزعة ، فوالّذي نفسي بيده ما وضعها حتّى ثار السّحاب أمثال الجبال، ثمّ لم ينزل عن منبره حتّى رأيت المطر يتحادر على لحيته صلّى الله عليه وسلّم، فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد وبعد الغد والّذي يليه حتّى الجمعة الأخرى. ."))[8]

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (راوی)، ابھی آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ نیچے بھی نہ آئے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل امڈ آئے اور آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے تشریف نہ لائے تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ ﷺ کی داڑھی مبارک سے گر رہا تھا۔ اس دن سے بارش کا سلسلہ متواتر اگلے جمعہ تک جاری رہا۔ (اگلے جمعہ) یہی دیہاتی پھر کھڑا ہو کر فریاد کرنے لگا یا راوی نے کہا کہ کوئی اور شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ ﷺ! اب تو عمارتیں گرنا شروع ہو گئیں اور جانور پانی میں ڈوبنے لگے۔ آپ ﷺ ہمارے حق میں اللہ پاک سے (عافیت کی) دعا مانگیے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے دونوں ہاتھ اسی طرح پھیلائے اور دعا کی کہ اے اللہ! اب بارش کو دوسری جانب پھیر دے اور ہم پر سے ہٹا دے۔ نبی علیہ السلام ہاتھ سے بادلوں کو جس طرف بھی اشارہ کرتے، ادھر سے بادل چھٹتے چلے جاتے۔"

---

(8)۔۔البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجمعۃ، باب الاستقاء، رقم الحدیث: 933، بیروت، 1422ھ۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نبی کریم ﷺ کی دعا سے بادل اس قدر چھاگئے کہ ہر طرف جل تھل ہو گئی۔ حدیث میں واضح الفاظ ہیں کہ دعا فرمانے کے بعد آپ ﷺ بادلوں کو ہاتھ سے باقاعدہ، اشارہ فرما کر برسنے اور ہٹنے کا حکم دے دیتے تھے اور بادل بھی اشارہ پا کر، مرضی نبی ﷺ کے مطابق راستہ تبدیل کرتے چلے جا رہے تھے۔ پتہ چلا حیوانات، نباتات، جمادات، اور تمام مظاہر قدرت اللہ کے نبی علیہ السلام کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کے پابند ہیں۔

دعائے نبی میں اللہ قادر وقہار نے ایسی قبولیت رکھی تھی۔ کہ آپ کی کوئی دعا بھی رد نہ ہوئی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی اسلام آوری کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کی تو اللہ پاک نے انہیں ہدایت نصیب فرمادی۔

مزید ان اشعار میں یہی عکس سیرت موجود ہے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

یوں ان اشعار کی تشریح اور تصدیق، آثار سے واضح ہو گئی جو حدائق بخشش کی زینت ہیں۔

لعاب دہن کے معجزات

آپ ﷺ کے فضلات مبارکہ میں لعاب دہن کی برکات سے متعلق کئی ایک واقعات سیر واحادیث کی کتب کی زینت ہیں۔ دلائل نبوۃ میں سیرت مقدسہ کے ان نادر معجزات کو مختلف عنوانات وابواب میں مختلف طرق سے بیان کیا گیا ہے۔ لعاب دہن کی برکت سے کسی کو آشوب چشم میں شفاء حاصل ہو گئی تو کسی کی ہڈی ایسے درست ہو گئی جیسے یہ کبھی ٹوٹی ہی نہ ہو اور کسی کے لیے تھوڑے سے پانی میں برکت اتر آئی۔ لعاب دہن مبارک سے صحابہ کرام کے لیے شفاء اور مختلف بیماریوں کے علاج میں دوا بننے کے واقعات تواتر سے آئے ہیں۔ الغرض یہ وہ لعاب دہن مبارک ہے جس سے صحابہ کرام علیھم رضوان کو بے حد برکتیں نصیب ہوئیں۔

اپنے اس شعر میں امام احمد رضا خاں نے ان نادر معجزات کے اس پہلو کو یوں منظوم کیا۔

جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنے
اس زُلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

لغوی توضیح

کھاری: کڑوا و نمکین پانی، شیرۂ جاں: جان کو تسکین دینے والا میٹھا شربت، زلال: ٹھنڈا میٹھا شفاف پانی، حلاوت: مٹھاس

مباحث سیرت

امام احمد رضا خاں کہتے ہیں۔ اس لعاب دہن کی برکات بے حد وبے حساب ہیں، جس سے کھاری کنوؤں کے کڑوے اور نمکین پانیوں میں تسکین اور میٹھے شربت سے بڑھ کر تاثیر اتر آتی ہے۔ یہ پانی زندگی بخش اور شفاء بخش ہو جاتا ہے۔ عرب کے تپتے صحراؤں کے بے مزہ پانی، لعاب کی برکت سے صاف وشفاف، ٹھنڈے اور شریں بن جاتے ہیں۔ یہ دہن اقدس علم وحکمت کا سرچشمہ، راحت وسکون اور تروتازگی کا باعث ہے۔ ایسے لعاب دہن پہ لاکھوں درود وسلام ہوں جس سے قلب وروح میں جنتی مٹھاس آجاتی ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

صحابہ کرام کو لعاب دہن کی برکات سے ہر ہر موقع پر نوازا گیا۔اس باب میں حسن و خلق کی ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا یہ پہلو شفیقانہ بھی ہے اور اعلیٰ معجزہ بھی۔جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث میں لعاب دہن سے مختلف بیماریوں کا علاج فرمایا ہے۔مثلاً مشہور واقعہ ہے غزوۂ خیبر کے موقع حضرت علی کروم اللہ وجہہ الکریم کو آشوب چشم ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آشوب چشم سے شفاء ملنا

حضرت قتیبہ بن سعید (رضی اللہ عنہ) نے روایت کی۔"کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ خیبر کے دن فرما رہے تھے کہ کل میں ایک ایسے جواں مرد کو جھنڈا عطا کروں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ (ویحبّه الله ورسوله) سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، راوی نے کہا کہ (ہر ایک تمنائی ہوا اور سوچنے لگا کہ وہ خوش نصیب کون ہو گا؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا

(("این علی بن ابی طالب ؟"فقالوا: هو یا رسول الله یشتکی عینیه۔ قال "فارسلوا الیه" فاتي به، فبصق رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عینیه و دعاله، فبرأ، حتی کان لم یکن به وجعٌ، فاعطاه الرایة، ---))[9]

"علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟۔عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔فرمایا! انہیں بلا کر لاؤ۔پھر انہیں لایا گیا۔پس آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پہ لگایا اور ان کے حق میں دعا کی۔حتی کہ ان کی مبارک آنکھیں بالکل صحیح ہو گئیں جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔پھر آپ نے علَم ان کو عطا فرمایا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور نبوت سے نہ صرف اگلے دن حاصل ہونے والی فتح کی بشارت دے دی بلکہ جس کے ہاتھ پہ یہ فضیلت حاصل ہونے والی تھی، انہیں یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو پاس بلا کر جب لعاب دہن لگایا تو ان کا مرض جاتا رہا۔اس لعاب دہن کی بدولت آپ رضی اللہ عنہ کو فوراً شفا مل گئی، اور اللہ اور اس کے رسول کی تائید سے ایسی ہمت و قوت ملی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو (ففتح الله علیه) فتح عطا فرمائی[10]

معجزات نبویہ کا شمار ممکن ہی نہیں، دنیا ظاہری میں تشریف آوری سے قبل، بعد، بچپن، لڑکپن، جوانی، قبل اعلان نبوت ومابعد، دعوت اسلام پیش کرتے وقت، ہجرت، امن، جنگ، سفر، حضر، زمین میں، آسماں میں اور بعد انتقال کون کون سے ایسے مواقع و لحات ہیں جن میں معجزات نبوت کا ظہور نہ ہوا ہو۔اور یہ اعجاز و کمالات نبوت کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔آپ علیہ الصلوۃ والتسلیم کا وجود اقدس بذات خود سر تا پا ایک معجزہ ہے۔

روایات کے مطابق ایک بدوی عورت کے دو مشکیزوں سے حضور ﷺ نے پورے لشکر کو سیراب فرمایا، یہاں تک کہ مشکیزے جوں کے توں باقی رہے اور وہ عورت اپنے قبیلے سمیت مسلمان ہو گئی۔[11]

اسی طرح بئر اریس اور دیگر کھارے کنویں آپ ﷺ کے لعاب دہن سے میٹھے اور شیریں ہو گئے۔[12] حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ میں چودہ سو صحابہ اور جانور پانی کی کمی سے پریشان تھے، حضور ﷺ نے کنویں میں دعا یا لعاب ڈالا تو وہ ابل پڑا اور سب سیراب ہو گئے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی کافی ہو جاتا، حالانکہ اس وقت ہم پندرہ سو تھے۔[13]

---

(9)۔۔القشیری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل علی، رقم الحدیث:2406، بیروت، س ن۔

(10)۔۔ایضاً، رقم الحدیث:2407۔

[11] ابو نعیم، دلائل النبوۃ، بیروت، 1406ھ، 410/1۔

[12] القشیری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوۃ...الخ، رقم الحدیث:1807، بیروت، س ن۔

[13] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، رقم الحدیث:4150، بیروت، 1422ھ۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ان معجزات سے واضح ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا لعاب دہن اللہ تعالی کی عطا سے شفا، برکت اور سیرابی کا سرچشمہ بنا، جو محض چند افراد نہیں بلکہ پورے قافلوں اور جانوروں کے لیے بھی کافی ہوتا تھا۔ یہ برکتیں شانِ نبوت کی روشن دلیل اور ایمان افروز حقیقت ہیں۔

آپ کے باعث خیر و برکت ہونے کی دلیل میں امام احمد رضا خاں نے جس معجزے کو قلمبند کیا وہ یوں ہے

کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منھ پھر گیا

لغوی توضیح

بوہریرہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جام شیر: دودھ کا پیالہ، صاحبوں: اصحاب نبی، منھ پھرنا بطور محاورہ استعمال: جی بھر کر نوش کرنا۔

مباحث سیرت

امام احمد رضا خاں کہتے ہیں کہ اے دربار رسالت کے خاص غلام و معزز صحابی رسول ﷺ، اپنے اس دودھ کے پیالے کا حال تو سنایئے جس نے آپ اور آپ کے ستر رفقاء صفہ کو بحالت ضعف بھوک میں اس طرح سیراب کیا، کہ آپ تمام اصحاب صفہ کا جی بھر کر دودھ پینا بھی ایک دودھ کے پیالے کو ختم نہ کر سکا اور دودھ پیالے میں بدستور اتنا ہی رہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جام شیر

رحمت دو عالم ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوکا پایا تو انہیں ساتھ لے کر حجرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے میں تشریف لائے، ان سے گھر میں موجود کسی کھانے کی چیز کا دریافت کیا۔ یہاں پہ دودھ کے ایک پیالے کے موجود ہونے کی خبر ملی۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو (جنھیں حدیث میں "اباہر" پکارا گیا) کو حکم دیا کہ وہ تمام اصحاب صفہ کو بلا لائیں۔ یہ اس وقت حاضر، تعداد میں ستر افراد تھے جب کہ دودھ کا ایک ہی پیالہ موجود تھا۔

جب آپ علیہ السلام کے پاس کسی بھی شکل میں تحائف آتے تو عام معمول یہ تھا کہ اصحاب صفہ کو بلوا بھیجتے وہ تحائف یا کھانے پینے کی اشیاء ان میں تقسیم فرما دیتے، پھر اگر کھانے والی کوئی شے ہوتی تو اس میں سے خود بھی کچھ کھا لیتے اور ان طالبین حق کو بھی شریک فرما لیتے۔ اب یہاں معاملہ یہ تھا کہ دودھ کا فقط ایک ہی پیالہ تھا اور کاشانہ نبوت سے 70 افراد کو بلا بھیجا گیا تھا اس لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر یہ بات گراں گزری اور انہوں نے خیال کیا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو، جبکہ اولا تو اس دودھ کے زیادہ ضرورت مند تو وہ خود ہی تھے کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتے۔ اب جب کہ دیگر اصحاب کو بلا لیا گیا تھا تو شاید کہ اب ان کے حصے میں تو کچھ دودھ نہ بچ پائے گا۔ پھر کاشانہ نبوت پہ عجب منظر تھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ باری باری دودھ کا ایک ہی پیالہ سب کو پیش کر رہے تھے اور سب غلام باری باری دودھ نوش کرتے چلے جا رہے تھے۔ مگر دودھ اتنے کا اتنا ہی تھا۔[14] اس منظر کشی میں یہ شعر مکمل بیان حدیث ہے۔

آگے مضمون حدیث کچھ اس طرح سے ہے۔

((ثمّ یردّ عليّ القدح حتّى انتهيت إلى النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم، وقد روي القوم كلّهم فأخذ القدح فوضعه على يده فنظر إليّ فتبسّم، فقال: أبا هرّ، قلت: لبّيك يا رسول الله، قال: بقيت أنا وأنت، قلت: صدقت يا رسول الله، قال: اقعد فاشرب، فقعدت فشربت، فقال: اشرب، فشربت فما زال يقول اشرب حتّى قلت: لا، والّذي بعثك بالحقّ ما أجد له مسلكا، قال: فأرني، فأعطيته القدح، فحمد الله وسمّى وشرب الفضلة.))[15]

[14] ۔۔ابو نعیم، دلائل النبوۃ، بیروت، 1406ھ، 422/1۔

[15] ۔۔البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش...الخ، رقم الحدیث: 6452، بیروت، 1422ھ۔

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"پھر آخر میں نبی کریم ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا، اباہر! میں نے عرض کیا، لبیک، یارسول اللہ ﷺ فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے سچ فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا۔ نبی کریم ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب بالکل گنجائش نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پھر مجھے دے دو، میں نے پیالہ نبی کریم ﷺ کو دے دیا آپ ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ خود نوش فرمایا"۔

اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ کو اپنے رب عزوجل پہ یقین کامل تھا، جس کی برکت ظاہر ہوئی اور ایک پیالہ دودھ، سے عقل انسانی میں نہ آنے والا معجزہ ظہور پذیر ہوا۔ جس کے متعلق امام احمد رضا خاں اوپر شعر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض گذار ہیں۔

پانی میں برکت اتر آنا

مزید ایک شعر میں پانی جاری ہونے کا معجزہ رقم کرتے ہیں۔

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

لغوی توضیح

دریائے کرم: شفقت کے دریا، جوش پہ آنا: خوب بہنا، غم خواری: ہمدردی، تشنے: پیاسے، سیراب: بھرپور۔ مستفیض

مباحث سیرت

امام موصوف کہتے ہیں، اللہ پاک نے رسول مکرم ﷺ کو ایسی خرق عادت صفات سے نوازا کہ آپ کی مبارک انگلیاں بظاہر انسانی ہاتھ کی انگلیاں تھیں مگر ضرورت کے وقت انہیں انگلیوں سے پانی چشمے کی مانند بہہ نکلتا اور خوب بہتا۔ جب پیاسوں کی پیاس دیکھی نہ جاتی تو ہمدردی میں، رحمت سرور کونین جوش پہ آتی اور مخلوق خدا کی پیاس بجھانے کے لیے بے چین ہو جاتی، پھر ایسا معجزہ دیکھنے کو ملتا کہ سینکڑوں، ہزاروں بھی ہوتے تو رحمت الٰہی سے ان شادابی انگلیوں کے پانی سے سیراب ہو جاتے۔

اعلان نبوت پہ کھانے پانی کی اشیاء میں معجزہ نبی ﷺ ظاہر ہونا

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔

"کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بار خاندان عبدالمطلب کو دعوت پر بلایا: جن میں سے بعض وہ تھے کہ بکری کا میمنا پورا پورا کھا جاتے اور بہت زیادہ پانی (سولہ رطل کے برابر) پی جاتے تھے۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سب کی دعوت کے لیے صرف ایک مد کھانا تیار کروایا۔

((فأكلوا حتّى شبعوا قال وبقي الطّعام كما هو كأنّه لم يمسّ ثمّ دعا بغمر فشربوا حتّى رووا وبقي الشّراب كأنّه لم يمسّ أو لم يشرب فقال يا بني عبد المطّلب إنّي بعثت لكم خاصّة وإلى النّاس بعامّة وقد رأيتم من هذه الآية ما رأيتم فأيّكم يبايعني على أن يكون أخي وصاحبي۔۔۔الخ))[16]

"پس وہ لوگ کھانے لگے اور کچھ ہی کھانے میں سب کے سب سیر ہو گئے اور کھانا اسی طرح ہی باقی رہا، ایسا نظر آتا تھا کہ اسے کسی نے چھوا بھی نہیں ہے، پھر نبی علیہ السلام نے تھوڑا سا پانی منگوایا وہ ان سب نے سیراب ہو کر پیا لیکن سارا پانی اسی طرح باقی تھا اور ایسا لگتا تھا کہ اسے کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان کو مخاطب کرکے

[16]۔۔احمد بن حنبل، مسند الامام احمد، مسند علی بن ابی طالب، رقم الحدیث: 1371، بیروت، 2001ء۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فرمایااے بنی عبد المطلب: مجھے خاص طور پر تمہاری لیے اور بالعموم پوری انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔اب جبکہ تم کھانے کا یہ معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے،اب کون ہے تم میں سے جو میری بیعت کرے اس بات پہ کہ یوں وہ میرا بھائی اور میرا صاحب بنے گا؟"

اعلان نبوت کی ابتدائی دعوت کا عالم یہ ہے کہ کھانے کی معمولی سی مقدار اور تھوڑا سا پانی اس قدر کثیر ہو گیا کہ خاندان میں سے کثیر الغذاء بھی کھا کھا کر اور پی پی کر سیر ہو گئے مگر نہ تو کھانا کم پڑا اور نہ ہی پانی بلکہ جوں کا توں باقی بچ رہا،اسے خود نبی خدا ﷺ نے کھلا معجزہ (الآیۃ) قرار دیکر اہل قرابت کو دعوت اسلام پیش فرمائی۔اپنا بھائی ہونے کی خوشخبری دے کر ایمان و بیعت کی ترغیب دلائی جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ابتدائے اسلام سے ہی برکات نبوت کی یہ نشانیاں نبی کریم ﷺ کے وجود انور میں خیر کثیر ہونے کا اعلان کرتی ہیں۔

انگلیوں سے پانی جاری ہونا

آیات نبوت میں سے ایک عجیب تر معجزہ،جو آپ ﷺ کی نبوت کی روشن تر دلیل بھی ہے یعنی انگشتان مبارکہ سے غیر فطری طور پر پانی جاری ہونا۔قرآن شاہد ہے موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارکہ سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور حضرت اسماعیل علیہ السلا م کے ایڑیاں رگڑنے سے آب زم زم بہہ نکلا مگر اس سے بھی عجیب تر معجزہ یہ ہے کہ یہی پانی،بجائے پتھر اور زمین کے آخری نبی محمد عربی ﷺ کی انگلیوں سے بہنے لگا۔

نبی کریم ﷺ کے معجزات بے حد و بے شمار ہیں۔انبیاء کرام کے جتنے معجزات ظاہرہ وہ سب کے سب اور اس کے علاوہ بھی طرح طرح کے معجزات آپ ﷺ سے صادر ہوتے رہے بلکہ آج بھی آپ کے معجزات کا فیضان جاری ہے۔امام احمد رضا خاں نے اس معجزے کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

لغوی توضیح

چشمے لہرائیں: سوتے پھوٹ پڑیں،بہیں: جاری ہوں،کرامت: بزرگیاں۔فضیلتیں

مباحث سیرت

شاعر موصوف کہتے ہیں،اے آخری نبی ﷺ آپ کے ہاتھوں میں وہ باکرامت انگلیاں ہیں جن سے پانی جاری ہونا تو خرق عادت ہے ہی،ان سے تو نور کے بھی چشمے جاری و ساری ہیں۔پانی کے چشموں کی طرح نور بہاتی ان انگلیوں سے ظاہر ہونے والے معجزات و کرامات لاتعداد ہیں۔یہ انگلیاں بظاہر انسانی انگلیاں ہیں لیکن حقیقت میں یہ اللہ پاک کی قوت و رسائی کی پہچان ہیں۔ان مقدس انگلیوں سے جاری برکات پہ لاکھوں درود و سلام قبول ہوں۔

انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی اکثر احادیث بخاری و دلائل النبوۃ کی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پندرہ سو صحابہ کے[17] حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے ستر صحابہ کرام کے بروایت دیگر اسی صحابہ کرام کے[18] اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت سے اصحاب کے اس معجزہ کے عینی شاہد ہونے کا ذکر آیا ہے۔معلوم ہوا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں کے پوروں سے پانی جاری ہونے کا معجزہ متعدد بار سفر اور حضر میں رونما ہوا اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے حد درجے افضل ہے۔جیسا کہ منقول ہے

ہاتھ کی انگلیوں سے پانی جاری ہونا

---

(17)۔۔البخاری،الجامع الصحیح،کتاب المناقب،باب علاماۃ النبوۃ،رقم الحدیث:3576،بیروت،1422ھ۔

(18)۔۔ایضاً،کتاب الوضو،باب التماس الوضو،رقم الحدیث:169۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے:

((أنّه قال: رأيت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وحانت صلاة العصر، فالتمس النّاس الوضوء فلم يجدوه، فأتي رسول الله صلّى الله عليه وسلّم بوضوء، فوضع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم في ذلك الإناء يده، وأمر النّاس أن يتوضّئوا منه، قال: فرأيت الماء ينبع من تحت أصابعه حتّى توضّئوا من عند آخرهم.))[19]

" فرمایا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کا دیدار کرتا رہا اور یہ کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا، لوگ وضو کے لئے پانی ڈھونڈنے لگے مگر پانی نہ پایا۔ تو لوگ رسول پاک ﷺ کی خدمت میں وضو کے کچھ پانی لائے۔ رسول پاک ﷺ نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا اور لوگوں سے فرمایا کہ وہ اسی سے وضو کریں۔ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کے پوروں سے پانی ابل رہا تھا۔ یہاں تک کہ آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

پنج آب رحمت کا معجزہ

پتھروں سے پانی جاری ہونا چنداں حیران کن نہیں ہاں انگلیوں سے ایسے امر کا وقوع پذیر ہونا یقیننا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ ان پانچ انگلیوں سے پانی اس روانی سے بہا کہ پینے والوں کی تعداد لاکھ بھی ہوتی تو پانی میں ہرگز کمی نہ آتی۔ ادھر صحابہ رضی اللہ عنھم نے ایسا پانی پہلے کبھی نہ دیکھا تھا جس میں بدن نبی علیہ السلام کی برکات تھیں۔ جسے اعلی حضرت یوں منظوم کرتے ہیں۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

لغوی توضیح

فیض: فیضان، ٹوٹے: متلاشی، جھوم کر: دیوانہ وار، ندیاں پنجاب رحمت: پانچوں انگلیوں سے پانی بہنا، واہ واہ: سبحان اللہ (کلمہ تحسین)

مباحث سیرت

شاعر سیرت نگار کہتے ہیں کہ، نبی علیہ السلام کی مبارک انگلیوں سے آج فیض کے چشمے بہہ رہے ہیں، یہ اشارہ بخاری کی حدیث کی تلمیح ہے دیگر نعم کی تقسیم کے ساتھ ساتھ آج ان ہاتھوں سے پانی پھوٹ رہا ہے۔ انگلیوں سے پانی ابلنے کا منظر یہ ہے کہ چشمے سے تیز پانی جاری ہے کیونکہ پیاسے بیتاب ہیں۔ قلت آب کی وجہ سے پانی کی ایک ایک بوند کو ترسے ہوئے ہیں۔ اب یہ پیاسے آگے بڑھ بڑھ کے پانی سے جسم وروح کی شادابی کا سامان کر رہے ہیں۔ پانچ انگلیوں کو پنجاب رحمت کے بلند تخیل سے، رحمت کی ندیاں کہا جو بہتی جا رہی ہیں۔ جن کا پانی بیک وقت جسم وروح دونوں کو طہارت بخشتا ہے۔

اس لیے پیاسے اس بخشش وعطا والے پانی پر بے خودی میں ہجوم کئے لپکتے تھے۔ گو بعد میں ایسا کئی بار ہوا اس لیے شعر میں واہ واہ یعنی سبحان اللہ کہہ کر معجزہ نبی ﷺ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

آب زمزم کے چشمے والا معجزہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے منسوب ہے یوں کہ امت کئی ہزار سال سے زائد عرصہ سے، آج بھی اس پانی سے فیوض وبرکات سمیٹ رہی ہے۔ بعنیہ رسول اللہ ﷺ سے اسی خطے میں پانی کے متعلق کئی معجزات منسوب ہیں۔ صحاح وکتب سیر میں مذکور یہ معجزہ، انبیاء سے صادر ہونے والی معجزات سے کہیں بڑھ کر واحد وروشن ہے۔ آپ ﷺ کی دعا سے پانی زمین سے نہیں بلکہ آپ کی مبارک انگلیوں سے اس طرح بہہ نکلا جس کے سامنے عظیم الشان چشمے بھی ماند پڑ جائیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام اور ان کے جانور سب رسول اللہ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے نکلنے والے پانی سے مکمل طور پر سیراب ہوئے۔ سب خود بھی جی بھر کر پیتے رہے اور اپنے جانوروں کو بھی پلاتے رہے۔

---

(19)۔۔ایضاً

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خشک مشکیزے سے پانی کا جاری ہونا

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ یہ لوگ ایک لشکر میں رسول پاک ﷺ کے ہمراہ تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔اے جابر! جاؤ لوگوں میں آواز بلند کرو کہ آؤ وضو کر لیں۔حضرت جابر نے آواز لگائی کہ لوگو! فرمان رسالت ہے جلدی آؤ اور وضو کر لو، وضو کر لو، وضو کر لو۔ مگر جانتے تھے کہ ادھر پانی نام کی تو کوئی چیز نہیں، لہذا عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ ﷺ قافلہ میں تو کسی کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔ایک انصاری صحابی جو رسول پاک ﷺ کے لئے ایک مشکیزہ میں پانی ٹھنڈا کیا کرتے تھے۔اس کے لئے فرمایا اچھا فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جا کر دیکھو کہ ان کے مشکیزے میں پانی ہے یا نہیں۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس انصاری کی طرف گئے اور ان کے مشکیزے میں دیکھا کہ اس کے منہ میں سوائے ایک قطرے کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔کہتے ہیں اگر اس مشکیزے کو الٹاتا تو خشک مشکیزہ ہی اسے پی جاتا۔ پھر یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے اس انصاری کے مشکیزے میں سوائے ایک قطرہ پانی کے اور کچھ نہیں پایا۔اگر میں اسے الٹاتا تو خشک مشکیزہ ہی اسے پی جاتا۔ یہ تھی وہ منظر کشی جو حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اس مشکیزے کو حضور کے پاس لے آؤ پھر میں اس مشکیزہ کو لے کر آیا اور اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا۔ پھر آپ ﷺ کچھ کلام پڑھنے لگے جو حضرت جابر نہ جان سکے کہ آپ کیا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے اس مشکیزے کو دباتے جاتے۔ پھر وہ مشکیزہ مجھے عطا فرمایا اور فرمایا: اے جابر آواز لگاؤ کہ قافلے میں سے کسی کا پانی کا بڑا برتن ہے تو لایا جائے تو انہوں نے آواز لگائی اور بڑا برتن لایا گیا اور لوگ اس برتن کو اٹھا کر لائے۔ حضرت جابر نے اس بڑے برتن کو آپ کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس مشکیزے میں اپنا ہاتھ مبارک پھیرا۔ یوں پھیلا کر اور انگلیوں کو کھول کر کے اس مشکیزے کی تہ میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا: اے جابر پکڑ اور بسم اللہ کہہ کر میرے ہاتھوں پر پانی ڈال۔ انہوں نے بسم اللہ کہہ کر اس مشکیزے میں سے پانی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر ڈالا۔

> ((وقلت باسم الله فرأيت الماءَ يفور من بين أصابع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ثمّ فارت الجفنة ودارت حتّى امتلأت فقال يا جابر ناد من كان له حاجةٌ بماءٍ قال فأتى النّاس فاستقوا حتّى رووا قال فقلت هل بقي أحدٌ له حاجةٌ فرفع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يده من الجفنة وهي ملأى))(20)
>
> "تو میں دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار رہا ہے پھر اس برتن نے جوش مارا اور وہ برتن گھوما یہاں تک کہ وہ برتن پانی سے بھر گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر آواز لگاؤ کہ جس کو پانی کی ضرورت ہو تو آکر پانی لے جائے حضرت جابر فرماتے ہیں لوگ آئے اور انہوں نے پانی پیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے ۔حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا کوئی ایسا باقی رہ گیا ہے کہ جسے پانی کی ضرورت ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک کو اس مشکیزے سے اٹھایا تو پھر بھی وہ بھرا ہوا تھا۔"

عقل سے بالاتر اس معجزہ کو امام احمد رضا خاں نے بحسن تمام نظم میں منتقل کر دیا۔"پنجاب رحمت" یعنی پانچ انگلیوں کی طرف کہ پانچوں انگلیوں سے پانی چشمے کی مانند بہنے لگا۔اصحاب اس متبرک و اعلی پانی پر ٹوٹ پڑے، ہر ایک سیر اب ہونے کو بے چین تھا۔انسان و حیوان پانی پیتے چلے گئے اور اللہ کے نبی ﷺ سے صادر ہونے والے اس معجزے سے اپنے ایمان و یقین کو پختہ کرتے چلے گئے۔اس طرح خاص و عام کو اللہ کی نعمت پانی جی بھر کے پینے کو مل گیا۔اس میں وضو اور پینے کے لئے پانی مہیا ہونے کا معجزہ ہے۔ نبی کریم کی حیات طیبہ میں دوران سفر نمازوں کے لئے وضو میں پانی کا حصول ناممکن حد تک مشکل ہوتا تھا۔ صلح حدیبیہ اور کئی مواقع پر پانی سے وضو کا سامان کر کے بندوں کے لئے رب کے حضور پیش ہونے میں آسانی پیدا کی۔

ہر پہلو سے ان چند اشعار میں معجزہ و حسن معاشرت کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔امام احمد رضا خاں دوسرے مقام پر اس رحمت کے پانی کی طلب رکھتے ہیں۔ جس سے ویران دل میں محبت رسول کی شاخ پھوٹ پڑے۔ یہ طلب کا ایک منفرد انداز ہے۔

(20)۔۔القشیری، صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب جابر، رقم الحدیث: 3013، بیروت، س:ن۔

اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دیں
جس سے نخل دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

الحاصل زیر بحث اشعار میں نبی پاکﷺ کے مبارک معجزے کے ذکر میں پانی سے سیرابی امت کا تذکرہ بھی ہے۔ یہ بھی سیرت کا خوبصورت پہلو ہے۔ ان مضامین کا احاطہ اس شعر میں بھی ہے۔

جود شاہ کوثر اپنے پیاسوں کا جُویا ہے آپ
کیا عجب اُڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

مضامین حدیث اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ لعاب دہن کو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکلفاً اور ارادتاً مختلف پانیوں، کھانے میں برکت اور بیماریوں کے علاج میں استعمال فرماتے۔ گویا یہ بھی الہامی بات تھی کہ آپﷺ کو لعاب کی برکات وظاہر کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور ایک دو نہیں سینکڑوں انسانوں اور جانوروں کو سیرابی نصیب ہوتی رہی۔ اسی معجزات نبویہ کو اشعار کے پیرائے میں امت کو رٹا دینا، امام احمد رضا خاں کی منظوم سیرت نگاری کا حاصل ہے۔
تین سو افراد کو ایک برتن کے پانی کا کفایت کر جانا اللہ پاک کے نبیﷺ کے وجود پاک میں رکھی گئی، برکات کا حقیقی اظہار ہے اور دین اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے۔ کام خدمت پہ دیگر رفقاء کے لیے بنیادی ضروریات کی فراہمی میں پانی کی دستیابی نہایت دشوار تھی۔ رسول اللہﷺ کے پانی کے ایک پیالے سے سارا لشکر سیر ہو گیا۔ جانور تک سیراب ہوئے مگر پیالے میں پانی جوں کا توں باقی تھا۔ جو ایک روشن معجزہ تھا اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے جاری ہونے والے چشموں کی مانند ظاہر و باہر تھا۔

نتائج

- امام احمد رضا خان نے جسمانی معجزات کو منظوم انداز میں پیش کر کے اردو سیرت نگاری کو نیا اسلوب عطا کیا۔
- ان کی شاعری میں قرآنی آیات اور احادیث کا حوالہ جات کے ساتھ شعری استعمال ملتا ہے۔
- منظوم سیرت میں عشقِ رسولﷺ اور عقیدت کو سلیقے سے علمی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔
- یہ کلام اردو ادب میں دینی اور فنی امتزاج کی اعلیٰ مثال ہے۔
- قاری کے دل میں حضورﷺ کی محبت اور عظمت کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

سفارشات

- منظوم سیرت پر مزید تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کیا جانا چاہیے۔
- جامعات میں اردو سیرت نگاری کے نصاب میں امام احمد رضا کی منظوم سیرت کو شامل کیا جائے۔
- اس کلام کا تقابلی مطالعہ دیگر منظوم سیرت نگاروں کے ساتھ کیا جائے۔
- منظوم سیرت کو جدید تناظر میں پیش کر کے عصری تقاضوں کے مطابق اجاگر کیا جائے۔
- اس کے تراجم کیے جائیں تاکہ عالمی سطح پر متعارف کرایا جا سکے۔

خلاصہ کلام

امام احمد رضا خان بریلویؒ کی منظوم سیرت نگاری میں جسمانی معجزات کا بیان محض شعری تخیل کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ سیرتِ نبویﷺ کے مستند واقعات کی فنی و ادبی ترجمانی ہے۔ انہوں نے معجزاتِ مصطفیﷺ کو نہایت عقیدت، محبت اور سلیقے سے اشعار میں ڈھال کر نہ صرف عقیدت مندی کو مہمیز دی بلکہ اردو نعتیہ شاعری کو تحقیق اور سیرت نگاری کے رنگ سے بھی آشنا کیا۔ ان کی شاعری میں جسمانی معجزات جیسے چشمۂ آب کا ظہور، لعاب دہن اور کفِ دستِ نبویﷺ کی برکات کو جس

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol.02, No.01(2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وضاحت اور فنی حسن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، وہ قاری کو محض تاریخی واقعات سے آگاہ نہیں کرتا بلکہ روحانی کیفیات سے بھی بہرہ مند کرتا ہے۔ اس طرح امام احمد رضا خان کی منظوم سیرت نگاری اردو ادب میں ایک ایسا قابلِ قدر سرمایہ ہے جو سیرت کے علمی، ادبی اور روحانی تینوں پہلوؤں کو یکجا کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم
2. الشامی، محمد بن یوسف صالحہ، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1993ء۔
3. البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاہ بیروت، 1422ھ۔
4. ابو نعیم اصفہانی، احمد بن عبد اللہ، دلائل النبوۃ، دار النفائس، بیروت، 1406ھ۔
5. ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی، 1375ھ۔
6. احمد بن حنبل، المسند، بیروت، 2001ء۔
7. القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ بیروت، س:ن۔
8. احمد رضا خان، امام، حدائق بخشش، مکتبہ المدینہ کراچی 2018۔

Biblography

1. Al-Qur’an al-Karim.
2. Al-Shami, Muhammad ibn Yusuf al-Salihi. Subul al-Huda wa al-Rashad fi Sirat Khayr al-‘Ibad. Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1993.
3. Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma‘il. Al-Jami‘ al-Sahih. Beirut: Dar Tuq al-Najah, 1422 AH.
4. Abu Nu‘aym al-Isfahani, Ahmad ibn ‘Abd Allah. Dala’il al-Nubuwwah. Beirut: Dar al-Nafa’is, 1406 AH.
5. Ibn Hisham, ‘Abd al-Malik ibn Hisham. Al-Sirah al-Nabawiyyah. Cairo: Shirkah Maktabah wa Matba‘ah Mustafa al-Babi, 1375 AH.
6. Ahmad ibn Hanbal. Al-Musnad. Beirut, 2001.
7. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj. Sahih Muslim. Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, n.d.
8. Ahmad Raza Khan, Imam. Hada’iq-e-Bakhshish. Karachi: Maktaba al-Madina, 2018.